INTERNATIONAL JOURNAL OF SOCIAL SCIENCES BULLETIN
ISSN: (E) 3007-1917 (P) 3007-1909
Volume 3, Issue 7, 2025

اسلامی شریعت میں حقوق نسواں اور اسلامی معاشرے میں ان حقوق کے عدم نفاذ کی وجوہات
"WOMEN'S RIGHTS IN ISLAMIC SHARIAH AND THE REASONS FOR THEIR NON-IMPLEMENTATION IN ISLAMIC SOCIETIES

Dr Nosheen Zaheer[*1], Dr Maria Khalil[2]

[*1]Associate Professor, Islamic Studies Department, SBKWU Quetta
[2]Lecturer, Islamic Studies Department, SBKWU Quetta

Corresponding Author: *
Dr Nosheen Zaheer

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.16308189

Received	Revised	Accepted	Published
18 April, 2025	29 May, 2025	29 June, 2025	22 July, 2025

ABSTRACT
Islam is a religion of mercy, particularly towards the weak and the oppressed. In pre-Islamic Arabian society, women were among the most marginalized, and Islam granted them rights that were revolutionary for that time. Both the Qur'an and the Hadith of the Prophet Muhammad (PBUH) explicitly safeguard the rights of women, acknowledging their dignity, autonomy, and social value. This paper aims to explore the comprehensive rights Islam conferred upon women over fourteen centuries ago and how these rights transformed a deeply ignorant and patriarchal society. Despite the progressive nature of these teachings, many women in contemporary Muslim societies remain deprived of them. This research critically examines the underlying reasons for this disparity, including patriarchal structures, lack of education and awareness, misinterpretation of religious texts, and the fusion of cultural practices with religious doctrine. Through a comparative analysis of scriptural injunctions and societal practices, the research emphasizes the need for reformation grounded in authentic Islamic principles to ensure justice and equity for women in the Muslim world.

Keywords: *Women rights, Partiarchial Society, Cultural Practices.*

INTRODUCTION

تکریم انسانیت کی تاریخ کو اسلام سے منسلک کیا جاتا ہےجس میں جنسی تضاد کی بنیاد پر مرد ور عورت میں کوئی فرق روا نہیں رکھا گیا ۔ قرآن وہ واحد مذہبی کتاب ہے جس میں عورت کے نام پر پوری ایک سورت موجودہے اور اس کی پہلی ہی آیت اس جنسی تضاد کو رد کرتے ہوئے مرد اور عورت کے ایک نفس سے تخلیق کیے جانے کو یوں بیان کر رہی ہے۔ قرآن پاک میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں

" يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمُ ٱلَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَآءً ۚ"(سورہ النسآء: 1)

ترجمہ:"لوگوں اپنے پروردگار سے ڈروجس نے تم کو ایک شخص سے پیداکیا(یعنی اول)اور اس سے اس کا جوڑا بنایاپھر ان دونوں سے کثرت سے مردو عورت (پیدا کر کے روئے زمین پر)پھیلا دئے" (محمود: 180-181)

اسلام مرد اور عورت کی انفرادیت پر زور دیتے ہوئے مرداو رعورت کی جسمانی ساخت اور نفسیات کے مطابق ان کےحقوق و فرائض کا تعین کرتا ہے۔ اسلام عورت کو تمام بنیادی حقوق دیتا ہے جس کے حصول کے لئےمغربی عورت آج بھی مختلف فیمینسٹ تحریکوں سے مدد لے رہی ہے۔

اسلام عورت کو جن حقوق سے سرفراز کرتاہے ان کی فہرست تو بہت طویل ہے جس میں اس کے حقوق بحیثیت ماں ، بیوی ، بیٹی یہاں تک کے لونڈیوں کے حقوق بھی اسلام نے مختص کئے ہیں۔ مگر اس ریسرچ پیپر کا محور ومرکز صرف عورت کے بنیادی حقوق بحیثیت انسان بیان کئے جائیں گے اور پھر ان وجوہات کو زیر بحث لایا جائے گا جو عورت کو اس کے بنیادی حقوق سے محروم کر رہی ہیں جو اسلام نے اسے چودہ سو برس پہلے دیےتھے ۔

سابقہ ادبیات

حقوق نسواں کی علم بردار تحریکیوں کی تاریخ کو آج کے دور سے منسلک نہیں کیا جا سکتابلکہ ان کی وجوہات کو جاننے کے لئے ان تمام سلسلہ وار واقعات کو دیکھنا پڑے گا جو مختلف صدیوں میں عورتوں کے انسانی حقوق کو پامال کرتے رہے۔ مختلف معاشروں میں تعلیمی سرگرمیوں اور آگاہی مہم کی وجہ سے عورتوں سے جنسی تضادمیں کمی

INTERNATIONAL JOURNAL OF SOCIAL SCIENCES BULLETIN
ISSN: (E) 3007-1917 (P) 3007-1909
Volume 3, Issue 7, 2025

اسلام کا آغاز عرب کے جس معاشرے سے ہوا اس میں عورت کے پاس اپنی بیٹی کی جان کی حفاظت کا حق بھی موجود نہ تھا ۔عرب بیٹی کی پیدائش کو نہ صرف ایک عار سمجھتے تھے بلکہ اسے پیدا ہوتے ہی زندہ در گور کر دیتےاور اس کی ماں اپنی بچی کی جان تک نہ بچا سکتی تھی۔ایسے دور میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضرت محمدﷺ کو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا۔ آپﷺ نے نہ صرف بیٹی کو اس ظالم معاشرے میں زندہ رہنے کا حق عطا کیا بلکہ بیٹی اور بہن کی تعظیم کو بڑھاتے ہوئے اس کی تربیت کرنے والے کو جنت میں ہونے کی بشارت فرمائی اور اس بارے میں بہت احادیث موجود ہیں جن کے باعث بیٹی کو ماں باپ کے لئے رحمت اور نعمت سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ آپﷺ کا ارشاد پاک ہے۔

"عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم قَالَ: "لاَ يَكُونُ لأَحَدِكُمْ ثَلاَثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلاَثُ أَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ إِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ابوسعیدخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:"تم میں سے کسی کے پاس تین لڑکیاں یاتین بہنیں ہوں اوروہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو جنت میں ضرور داخل ہوگا"(ترمذی)

اسلامی عبادات میں عورت کے مقام کو جس خوبصورتی سے اللہ پاک نے بیان فرمایا اس کی مثال کسی مذہب میں نہیں ملتی ۔ عورت اپنی بیالوجیکل ساخت کے باعث ظاہری طور پر مرد سے کم عبادت کرتی ہے کیونکہ اس کے ایام مخصوصہ میں اسلام اسے عبادت کرنے سے منع فرماتا ہے لیکن اس شرعی عذر کے باوجود اللہ پاک اسے ان ایام میں نماز کی قضا کا حکم نہیں دیتے اور اسلام میں اس کی عبادت میں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔ اسے صرف روزوں کی قضا ادا کرنے کا حکم ہے لیکن اس کے اجرو ثواب میں کوئی کمی نہیں۔ اسی طرح جہاد میں مرد آپﷺ کے شانہ بشانہ موجود ہوتے اور عورتیں گھروں میں موجود ہوتیں۔ امہات المومنین نے آپﷺ سے جہاد کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ انہیں جواب دیا "عن عائشة ام المؤمنين، عن النبي صلى الله عليه وسلم: ساله نساؤه عن الجهاد، فقال: نعم الجهاد الحج ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپﷺ کی ازواج مطہرات نے جہاد کی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تمھارے لیے) حج کرنا بہت عمدہ جہاد ہے" (بخاری1433ھ)

اسلام عورت کو تعلیم سے آراستہ ہونے کے مردوں کے یکساں مواقع فراہم کرتا ہے۔ آپﷺ کی حدیث میں کسی جنسی تخفیف کے بغیر ہر مسلمان چاہے مرد ہو یا عورت کو حصول علم کو اس کے لئے لازمی قرار دیتے ہیں۔ آپﷺ کا ارشاد پاک ہے

" طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمِ علم دین کی طلب ہو مسلما ن پر فرض ہے " (شاہ 1997)

متن کے اعتبا ر سے یہ حدیث مشہور ہے لیکن سند میں یہ حدیث ضعیف ہے۔

اسلام عورت کو اپنی ذاتی جائیداد بنانے کا حق بھی دیتا ہے چاہے وہ جائیداد اس نے خود کمائی ہو یا اسے وراثت میں ملی ہو۔ اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا ٱكْتَسَبُواْ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيب "(سورہ النسآء: 32)

ترجمہ: "مردوں کو ان کامونکا ثواب ہو گا جو انھوں نے کئے اور عورتوں کو ان کاموں کا ثواب ہو گا جو انھوں نے کئے"۔(محمود: 196)

دیکھنے میں آئی ہے لیکن ان کے حقوق کی عدم آدائیگی آج بھی مختلف معاشروں کی زینت بنی ہوئی ہے اورخواتین آج بھی اچھی تعلیم، نوکری اور بنیادی صحت کی سہولتوں سے محروم نظر آتی ہیں۔ ان تمام حالت و واقعات میں عورت کے ساتھ غیر مساوی سلوک میں جس مذہب کو سب سے غلط طور پر پیش کیا گیا وہ دین اسلام ہے۔ اور اس میں سب سے نمایا ں کردار جہاں تک مغرب اور میڈیا نے ادا کیا ہے وہیں مسلمان مردوں کی عورتوں کے ساتھ بد سلوکی بھی اس کی ایک وجہ ہے (Zaw: 2017)

کیا اسلام جنسی تضاد کو فروغ دینے والا مذہب ہے؟ اس سوال کا جواب انسان کی عقل کو حیرت میں ڈال دیتا ہے کہ عالمی منشور میں انسان کو دیئے جانے والا حقوق کا جائزہ لیا جائے تو وہ اس حقیقت کو پاتا ہے کہ یہ ڈیکلیریشن جو عالمی منشور والے 10 دسمبر 1948 کو پیش کر رہے ہیں اسلام یہ سارے حقوق چودہ سو برس پہلے بنی نوع انسان کو عموما اور عورتوں کو خصوصا تفویض کر چکا ہے۔ ان حقوق میں زندہ رہنے کا حق، اپنا ذوج منتخب کرنے کا حق، خود کفیل ہونے اور اپنا کاروبار شروع کرنے کا حق، حق وراثت، علم حاصل کرنے کا حق، خلع اور طلاق کا حق، عزت و اکرام کا حق شامل ہیں۔ آپﷺ کی سیرت طیبہ سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ آپﷺ نے اپنی ازواج کو نہایت عزت وکرام اور محبت کے ساتھ رکھا۔ آپﷺ نے ان کے تمام حقوق ادا کئے اور اپنی مت کو بھی یہی پیغام دیا کہ اللہ کے قوانین پر عمل پیرا ہو کر ہی بہترین معاشرہ کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے جو جنسی تضاد سے پاک ہو۔ (EI-gousi, 2010)

اسی لئے اسلام کی سب سے پہلی عورت مفسرہ و محدثہ آپﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ آپﷺ کی دوسری زوجہ حضرت ام سلمہٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے احادیث مبارکہ کی کثیر روایات موجود ہیں۔ اسلامی تاریخ اس بات کا ثبوت پیش کرتی ہے کہ ریاست مدینہ میں عورتوں کو تمام حقوق حاصل تھے۔ اور ان خواتین نے اپنی حق تلفی کی صورت میں رسول اللہ ﷺکی خدمت میں پیش ہو کر اپنا مقدمہ پیش کیا تو آپﷺ نے ان کے حق میں فیصلہ سنایا۔ جس میں صحابیہ کو ان کی اجازت کے بغیر رشتہ ازدواج میں باندھنے پر آپﷺ نے انھیں نکاح فسخ کرنے کا حق دیا اور اسی طرح طلاق کے بعد صحابیہ کو آپﷺ نے ان کی اولاد کی کسٹڈی سپرد کی(Rueda, 2023))

اب سوال یہ پیدا ہوتاہے کہ اگر اسلام اور آپﷺ کی سیرت طیبہ امت مسلمہ کو عورتوں کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیتی ہیں تو آج تک عورت اپنے بنیادی حقوق سے محروم کیوں ہے؟ اور وہ کون سی وجوہات ہیں جواسلامی معاشرے میں حقوق نسواں کے نفاذ کی راہ میں روکاوٹیں حائل کر رہی ہیں؟

منہج تحقیق

اس ریسرچ پیپر کا محور و مرکز اسلام میں خواتین کے حقوق ہیں۔ اس لیے قرآن و حدیث کی روشنی میں ان حقوق کو بیان کیا جائے گا۔ اور پھر ان وجوہات کا جائزہ لیا جائے گا جو ان کے اسلامی معاشرے میں عدم نفاذ کی نشاندہی کرتی ہیں۔ اس عدم نفاذ کا جائزہ لیتے ہو ئے تنقیدی اور تحلیلی طریقہ کارکو استعمال کیا جائے گا۔

اسلام اورعورت کے حقوق

بغیر کسی تبدیلی کے آج تک موجود ہیں تو پھر عورت کے حقوق کیوں پامال کیے جا رہے ہیں اور آج بھی وہ صنفی امتیاز کی چکی میں کیوں پس رہی ہے؟

موجودہ دور میں جہاں مغرب میں عورت آج بھی اپنی بنیادی حقوق کے حصول میں مذہب کو سب سے بڑی روکاوٹ سمجھتی ہے وہیں پر مسلمان عورت اسلامی تعلیمات کو اپنی سب سے بڑی جائے پناہ سمجھتی ہے۔ قرآن پاک اور احادیث نبوی ﷺ میں موجود احکامات آج کی باشعور اور پڑھی لکھی عورت کے لیے وہ آئیڈیل نظام ہے جس پر عمل درآمد اس کی سب سے بڑی خواہش ہے۔اسلام چودہ سو برس پہلے قرآن پاک میں عورت اور مرد کو انفرادی طور پر نہ صرف مخاطب کرتا ہے بلکہ ان کو مساوی اکرام و احترام مہیا کرتا ہے جوآج بھی ترقی یافتہ عورت کا سب سے بڑا خواب ہے جس کے حصول میں وہ آج بھی کوشاں نظر آتی ہے۔ قرآن پاک میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے

" إِنَّ ٱلْمُسْلِمِينَ وَٱلْمُسْلِمَٰتِ وَٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ وَٱلْقَٰنِتِينَ وَٱلْقَٰنِتَٰتِ وَٱلصَّٰدِقِينَ وَٱلصَّٰدِقَٰتِ وَٱلصَّٰبِرِينَ وَٱلصَّٰبِرَٰتِ وَٱلْخَٰشِعِينَ وَٱلْخَٰشِعَٰتِ وَٱلْمُتَصَدِّقِينَ وَٱلْمُتَصَدِّقَٰتِ وَٱلصَّٰٓئِمِينَ وَٱلصَّٰٓئِمَٰتِ وَٱلْحَٰفِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَٱلْحَٰفِظَٰتِ وَٱلذَّٰكِرِينَ ٱللَّهَ كَثِيرًا وَٱلذَّٰكِرَٰتِ أَعَدَّ ٱللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا" (سورہ الاحزاب: 35)

"مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور مرمانبردار عورتیں اور راست باز مرد اور راست بازعورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور فروتنی کرنے والے مرد اور فروتنی کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں، کچھ شک نہیں کہ ان کے لئے اللہ نے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے"(محمود: 1010-1011)

آپ ﷺ کی احادیث میں متقی اور پرہیز گار عورت اس کائنات کی سب سے قیمتی متاع اور اپنی قدر و منزلت میں اپنے شوہر کے لیے خزانہ قرار دگئی۔ آپ ﷺ کی حدیث میں ہے

" الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ دنیا متاع(کچھ وقت تک کے لئے فائدہ اٹھانے کی چیز)ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے"(مسلم: 2015)

جہاں تک موجودہ دور میں مسلمان عورتوں کے مسائل کا تعلق ہے جن کا وہ سامنا کر رہی ہیں اس کاتعلق نہ تو اسلام سے ہے اور نہ ہی نبی اکرمﷺ کی تعلیمات سے ہے۔ بلکہ یہ وہ بیرونی نظریات اور ثقافتیں ہیں جن کی وجہ اسلام سے دوری، جہالت اور ان کے سبب اسلامی معاشرے میں بگاڑ ہے۔ جو مزید انسانی حقوق کی پا مالی کا باعث بنی ہیں۔ اسلام وہ مذہب نہیں جو اپنے ماننے والوں کو صرف عبادت کی بجا آوری تک مقید رکھے بلکہ یہ اپنے ماننے والوں کو مکمل ضابطہ حیات دیتا ہے جو اس کی معاشی، نفسیاتی، سیا سی الغرض ہر پہلو پر انفرادی اور اجتماعی یک جہتی فراہم کرتا ہے جس سے نہ صرف منسلک ہوبلکہ انھیں عملی جامہ پہنا کر مرد اور عورت ان تمام بیرونی آئیڈیولوجیز کا سامنا کر سکتے ہیں جو مرد وعورت کی تقسیم کے ذریعے اسلامی معاشرے میں انتشار برپا کر رہے ہیں۔پس اسلامی معاشرے میں صرف مسلم آئڈنٹٹی کی مدد سے باہمی احترام کے ذریعے وہی اسلامی معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے جو آپﷺ

اسلام عورت کو ان باقی حقوق کے ساتھ نکاح میں اس کی رضا مندی ہونے کو لازم قرار دیتا ہے اوراسلام زبردستی کے نکاح کی مذمت کرتا ہے۔ آپﷺ کے پاس ایک صحابیہ تشریف لائیں اور ان کے والد کے ان کی مرضی کے خلاف ان کا نکاح کرنے کی شکایت آپﷺ سے کی تو آپﷺ نے اس صحابیہ کو اس نکاح کو فسخ کرنے کا اختیار دے دیا۔

"عن ابن بريدة، عن ابيه قال: جاءت فتاة الى النبىﷺ. فقالت: انى ابى زوجنى ابن اخيه ليرفع بى خسيسته. قال، فجعل الامر اليها. فقالت: قد اجزت ما صنع ابى. ولٰكن اردت ان تعلم النساء ان ليس الى الآباء من الامر شىء بریدہ بن حصیبؓ کا بیان ہے کہ ایک نوجوان لڑکی نے نبیﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: میرے والد نے میرا نکاح اپنے بھتیجے سے کر دیا ہے تاکہ وہ میرے ذریعے سے اپنی خستہ حالی کا ازالہ کر سکے۔ تو نبیﷺ نے اسے (نکاح فسخ کرنے کا) اختیار دے دیا۔ اس نے کہا: (اب) میں اپنے والد کے کیے ہوئے نکاح کو قبول کرتی ہوں۔ میں یہ چاہتی تھی کہ عورتوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان کے آباء (واجداد)کو (نکاح کے سلسلے میں جبر کرنے کا) کوئی اختیار نہیں۔(ابن ماجہ)

اسلام نکاح اور عائلی زندگی کی اہمیت پر زور دیتا ہے لیکن طلاق کی صورت میں جو اسلام میں حلال کاموں میں سب سے ناپسندیدہ عمل ہے عورت کو اپنی بچوں کی کسٹڈی کا حق دیتا ہے۔ اسلامی اصول کسٹڈی مغربی اصولوں سے بالکل مختلف ہیں جہاں دونوں فریقین ایک دوسرے سے برتری لے جانے کے لئے عدالت سے رجوع کرتے ہیں۔ اس کے برعکس اسلام بچوں کی کسٹڈی عورت کے سپرد کرتا ہے۔ جو کہ نبی اکرمﷺ کے ارشاد سے ثابت ہے۔ آپﷺ کا ارشاد ہے

"أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ ابْنِي هٰذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ وِعَاء، وَثَدْيِي لَهُ سِقَاء، وَحِجْرِي لَهُ حِوَاء، وَإِنَّ أَبَاهُ طَلَّقَنِي، وَأَرَادَ أَنْ يَنْتَزِعَهُ مِنِّي، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: ’’أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَنْكَحِيْ ایک عورت عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! یہ میرا بیٹا ہے، میرا پیٹ اس کے لیے برتن تھا، میرا سینہ اس کے لیے مشکیزہ اور میری دامن اس کے لیے پناہ گاہ رہا ہے، اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور چاہتا ہے کہ اس کو مجھ سے چھین لے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’تو اس کی زیادہ حق دار ہےجب تک کہ نکاح نہ کرے"(داؤد: ح2276)

وجوہات

سامی ادیان میں عورتوں کے حقوق بالعموم اور اسلام میں بالخصوص زیر بحث ہیں ۔ ان کی بنیادی وجہ ایک تو ان معاشروں میں ثقافتی و روایتی رواج و رسومات کے ان مذاہب کی تعلیمات سے اختلاف ہیں اور دوسری طرف مغربی تہذیب کے ان مذاہب کی تعلیمات پر یلغار ہے جو سامی ادیان پر بدرجہ کم شدت اور اسلام پر بھر پور طاقت سے حملہ آور نظر آتے ہیں(Bhat 2023)۔ سامی ادیان کی الہامی کتب عورتوں کے حقوق کا نہ صرف تحفظ کرتی ہیں بلکہ ان پر عمل درآمد نہ کرنے والے کو وعید بھی سناتی ہیں۔

مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب سامی ادیان اور عالمی حقوق کے علم بردار بھی عورتوں کہ ان تمام حقوق کو تسلیم کرتے ہیں تو آج تک عورت کے بنیادی حقوق سے اسے محروم کیوں رکھا جا رہا ہے؟اور جب یہ ادیان عموما اور اسلام خصوصا اپنی تعلیمات کے چودہ سو سال گزر جانے کے بعد بھی اپنی اصلی تعلیمات میں کسی تبدیلی کا انکار کرتے ہیں تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب تمام تعلیمات

"فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ"(سورہ النساء: 3)
"جو عورتیں تم کو پسند ہوں دویا تین تین یا چارچار ان سے نکاح کر لو۔اور اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ(سب عورتوں سے) یکساں سلوک نہ کر سکو گے تو ایک عورت (کافی ہے) یا لونڈی جس کے تم مالک ہو"(محمود: 171-172)
اس طرح اسلامی معاشرے میں کچھ ایسے رسم ورواج موجود ہیں جو اسلامی تعلیمات سے متصادم ہیں لیکن وہ آج بھی اسلامی معاشرے کی زیب و زینت بنے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک عورت کے ختنے ہیں۔ اسلام میں جس ختنے کی اجازت ایک ضعیف حدیث سے ملتی ہے اس میں بھی آپ ﷺ نے اس ام عطیہ انصاریہ کو جو یہ کام کرتی تھی یہ ہدایت فرما رہے ہیں
" لا تنهكي , فإن ذلك احظى للمراة واحب إلى البعل ختنہ گہرا مت کیا کر، کیونکہ اس میں عورت کے لئے زیادہ لذت اور شوہر کے لئے بھی یہ کیفیت زیادہ پسندیدہ ہے" (ابو داؤد: 2012)
مگر موجودہ دور میں اس ختنے میں بہت تبدیلیاں ہو گئی ہیں۔ آپﷺ کی واضح ہدایات کے خلاف آج جو ختنے کیے جا رہے ہیں انہیں فیمیل جینیٹل میو ٹیلیشن کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے اور اس کی مختلف اقسام موجود ہیں۔ پہلی قسم میں فیمیل جینیٹل کے پرویبیس کو قطہ برید کیا جاتا ہے اور کلائی ٹورس کی قطہ برید کبھی پوری کی جاتی ہے یا کچھ حصہ یا کبھی بالکل نہیں کیا جاتا۔دوسری قسم میں کلائی ٹورس کی قطہ برید کی جاتی ہے اور لیبیہ مائنر کے کچھ حصے یا اس کی مکمل قطہ برید کی جاتی ہے۔ تیسری قسم میں فیمیل جینی ٹیلیہ کو کا کچھ حصہ قطہ برید کیا جاتا یا مکمل اورواجنل اوپنگ کو ٹانکے لگا کر تنگ کر دیا جاتا ہے۔(WHO/UNICEF/UNFPA. 1997) موجودہ دور میں عورت کا ختنہ نبی اکرم ﷺ کی ہدایت کی واضح خلاف ورزی ہے جونہ صرف اسے اس کے جنسی حق سے محروم کر رہی ہے بلکہ بہت سی بیماریوں کی وجہ بھی بن رہی ہے۔ اس طرح کی جراحی کی وجہ سے آرٹریز اور وینز کٹ جانے کی وجہ سے خون کا جاری ہونا، انفیکشن ہونا اوراس عورت کا اس پورے مرحلے سے گزرنے کے نفسیاتی ٹراما میں مبتلا ہونا شامل ہے۔(Rushwan 2013)
اسی طرح زبردستی کے نکاح اور جہیز نہ ہونے کی صورت میں عورت پر جسمانی و ذہنی تشدد شامل ہیں۔ موجودہ دور میں رحم مادر میں جنین کی جنس کا تعین اور لڑ کی ہونے کی صورت میں پیدائش سے پہلے ہی اسے مار دینا(abortions) دور جاہلیت میں بیٹیوں کو زندہ درگور کر دینے کے مترادف ہے اور آپﷺ کوجو کتاب مبین عطاکی گئی اس میں اس عمل کی مذمت اس طرح کی گئی ہے۔ قرآن پاک میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں۔
" بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ" (سورہ التکویر: 9)
"کہ وہ کس گناہ پر مار دی گئی"(محمود: 1407)
اور اگر لڑکی اس دنیا میں آ جائے تو پھر بیٹے کی نسبت اسے ہر چیز میں کم رکھنا شامل ہیں(Ghanea 2017) جبکہ آپﷺ نے بیٹی کوباعث رحمت قرار دیا اور بیٹیوں کی تعلیم و تر بیت کرنے والے اور جہنم کے درمیان یہ بچیاں حجاب ہوں گی۔ حدیث شریف میں ہے۔
"مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْئٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ جوشخص لڑکیوں کی پرورش سے دوچار ہو، پھر ان

کی سیرت طیبہ کی روشنی میں مرد اور عورت دونوں کی نشوو نما کے لئے موزوں اور صحت مند آب وہوا مہیا کرے (Faruqi)
قرآن کریم مسلمان عورت کو مسلمان مردوں کی طرح اکرام دیتا ہے لیکن جب اسلامی معاشروں میں عورتوں کے حقوق کو جو اسلام انہیں دیتا ہے۔ ان حقوق میں حق عبادت، حق حصول تعلیم، حق ذاتی مال وجائیداد، حق اظہار رائے موجود ہیں۔ عورت کے حق اظہار رائے کو خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبول فرمایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سختی سے لوگوں کو حق مہر میں کثیر رقم لکھنے سے منع فرمایا۔ مجمع میں موجود ایک عورت نے کھڑے ہو کر حضرت عمر سے کہا۔ عمر یہ تمھارا حق نہیں کہ تم اس میں مداخلت کرو جسے اللہ پاک نے قرآن میں تحریر کر دیا۔ پھر اس نے قرآن کی یہ تلاوت فرمائی
" وَإِنْ أَرَدتُّمُ ٱسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَءَاتَيْتُمْ إِحْدَىٰهُنَّ قِنطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا۟ مِنْهُ شَيْـًٔا ۚ أَتَأْخُذُونَهُۥ بُهْتَـٰنًا وَإِثْمًا مُّبِينًا "(سورہ االنساء: 20)
"اور اگر تم ایک عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت کرنی چاہو اور پہلی عورت کو بہت سا مال دے چکے ہو تو اس میں کچھ مت لینا۔ بھلا تم ناجائز طور پراور صریح ظلم سے اپنا مال اس سے واپس لو گے"(محمود: 190-191)
اس بات کو سنتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے اپنا حکم واپس لیتے ہوئے فرمایا کہ میں غلطی پر تھا یہ صحیح کہہ رہی ہیں۔
درج بالا تفصیل سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ یہ نظام پدرانہ (patriarchy) ہے جو عورت کے تمام حقوق کا غاصب ہے۔ اس نظام پدرانہ کی جڑوں کو اسلام سے قبل ایسے معاشرے میں دیکھا جا سکتا ہے جہاں عورت کی حیثیت صرف مرد کی ملکیت کی تھی اور اسے انسان تصور نہ کیا جا تا تھا۔ اسلام نے مرد اور عورت کی جسمانی اور نفسیاتی انفرادیت کے پیش نظر مرد اور عورت کی ذمہ داریاں مقرر کیں جن میں مرد کی ذمہ داری عورت کے محافظ کی ہے جو اس کی عزت و آبرو کی حفاظت کے ساتھ عورت کو نان و نفقہ مہیا کرنے کا بھی ذمہ دار ٹھہرا اور عورت کو گھرگھرستی، اپنے شوہر سے وفاداری اور اولاد کی تربیت کی ذمہ داری سونپی گئی۔قرآن پاک میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں
" ٱلرِّجَالُ قَوَّٰمُونَ عَلَى ٱلنِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ ٱللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَآ أَنفَقُوا۟ مِنْ أَمْوَٰلِهِمْ ۚ فَٱلصَّـٰلِحَـٰتُ قَـٰنِتَـٰتٌ حَـٰفِظَـٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ ٱللَّهُ ۚ" (سورہ النساء: 34)
"مرد عورتوں پر مسلط وحاکم ہیں اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے اور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں تو جو نیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں اور ان کے پیٹھ پیچھے اللہ کی حفاظت میں (مال وآبرو کی)خبرداری کرتی ہیں"(محمود: 197)
مگر مختلف ثقافتی اثرات کی وجہ سے یہ نظام پدرانہ اسلامی معاشرے کا اس طرح حصہ بن گیا جو عورت کو اس کے ان بنیادی حقوق جو اسلام اسے دیتا ہے جن میں حق نکاح، حق وراثت اور حق خلع یا طلاق شامل ہیں سے بھی محروم کر دیا گیا۔ اور اس کے برعکس اسلام تو مسلما ن مرد کو مسلما ن عورت کے حقوق زوجین میں زیادتی کی روک تھام کے لئے مسلمان مرد کو صرف چار بیویوں تک محدود کرتا ہے وہ بھی اس شرط پر کہ ان کے درمیان انصاف سے کام لے گا(Ved Thakur 2019)۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

کی پرورش سے آنے والی مصیبتوں پر صبرکرے تو وہ اس کے لیے جہنم سے پردہ ہوں گی"(ترمذی: ح 1979)
ان تمام غیر اسلامی مداخلتوں کی تاریخ کو اسلام کے عرب سے عجم میں تبلیغ واشاعت اور ان عجمیوں کے اسلام قبول کرنے سے دیکھا جا سکتا ہے۔ اور اس دور میں سب سے بڑا چیلنج سامنے آیا وہ ایک ایسا قانونی سسٹم تجویز کرنا تھا جو مسلمانوں کو سیاسی اور مذہبی طاقت دے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے تفاسیر اوراحادیث مبارکہ کو منتخبیت (Electicism) کے منہج کے تحت ان تکیر الثقافت معاشروں کو چلایا جا سکے۔ اس تکثیر الثقافتی نے عورت کے حقوق کو سب سے زیادہ متاثر کیا۔ اور ان مذاہب کے نظریات اور رسم و رواج اسلامی شریعت میں گہرائی سے سرائیت کر گئے۔اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ احادیث کے ذخیرہ میں جس میں تقریبا 70000 صحیح احادیث ہیں ان میں صرف چھ احادیث جو عورتوں سےبے رغبتی (misogynistic) ہیں۔ اور مرد ان چھ احادیث کو ہر جگہ عورت کو بحث مباحثہ کے لئے استعمال کرتا ہے اور اس پر فتح یاب ہوتا ہے مگر وہ تمام احادیث کو پس پشت ڈال دیتا ہے جس میں آپﷺ نے مردوں کو عورتوں کے حق ادا کرنے کی تلقین کی آپﷺ کا رشاد ہے
" الا واستوصوا بالنساء خیرا، فإنما هن عوان عندكم ليس تملكون منهن شيئا خبردارمیں تمھیں عورتوں کے حق میں بھلائی کی نصیحت کرتا ہوں اس لئے کے وہ تمھارے پاس قید ہیں اور تم ان پر اس کے علاوہ کوئی اختیار نہیں رکھتے کہ ان سے صحبت کرو"(ترمذی: ح 1162)
عورت کو اس کے حقوق سے محروم رکھنے میں عورت کے اپنے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ عورت کو اسلام میں ماں بنا کر جو اعلیٰ ذمہ داری اس کے سپرد کی ہےکہ وہ اولاد کی تربیت اسلامی شریعت کے مطابق کرے۔ مگر موجودہ دور کی ماؤں کی اکثریت خود دینی تعلیمات سے نہ صرف ناواقف ہیں بلکہ اعلیٰ تعلیم کے حصول اور ملازمت پیشہ ہونے کی وجہ سے اپنی اولاد کی تر بیت نہ تو اسلامی شریعت کے مطابق کرتی ہیں اور نہ ہی انھیں بھر پور توجہ دے پاتی ہیں جس کے نتیجہ میں مختلف ذہنی بیماریوں میں مبتلا ہونے کے ساتھ مغربی تہذیب سے مرعوب ہو کر اسلامی تعلیمات کو قدامت پسندی سے تعبیر کرتے ہوئے دہریت کو قبول کر رہی ہیں۔
مندرجہ بالا نکات اس بات کا تقاضہ کرتے ہیں کہ حقوق نسواں جو اسلام کی تعلیمات کا ایک اہم جزو ہے ان تعلیمات پر سنت نبوی ﷺ کی روشنی میں عمل درآمد ہونا ضروری ہے جس طرح آپﷺ نے عرب معاشرے میں ان کے فرسودہ نظام کو نہ صرف چیلنج کیا بلکہ آپﷺ نے اسلا می تعلیمات کے تحت معاشرتی، اخلاقی اور معاشی انقلاب برپا کیا تھا۔ اسی طرح آج کے مسلمان معاشرے میں عورت کے مقام اور آنے والی نسل کی نبوی تعلیم و تربیت کے لئے آپﷺ کی سیرت پر عمل پیرا ہو کر وہ تمام ریفامز پر عمل درآمد کرنا ضروری ہے۔

حوالہ جات

1-ابن ماجہ، محمد بن یزید(سنن ابن ماجہ)،(پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی،جلد 2) ، کتاب‌ابواب النکاح، باب من زوج ابنته وهي كارهة ، ح۱۸۷۴

2-ابو داؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی، (سنن ابی داؤد)، 2012، (ابو عمار عمر فاروق سعیدی مترجم، جلد2)۔ نئی دھلی: عتیق پبلیشر، کتاب الطلاق ، باب من آحق بالولد،ح 2276-

3-ابو داؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی، (سنن ابی داؤد)، 2012، (ابو عمار عمر فاروق سعیدی مترجم، جلد 4)۔ نئی دھلی: عتیق پبلیشر، کتاب الاداب، باب ما جاء فی الختان، ح 5681-

4-بخاری،اما م ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل(صحیح بخاری)، 1433ھ،(حافظ عبدالستا رالحمار ، جلد3)،مکتبہ دار لاسلام،کتاب الجهاد و السير، باب الجهاد النساء۔ ح 2876

5-ترمذی، اما م ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ(جامع ترمذی) (مولانا ناظم الدین، جلداول، حصہ دوم)، باب ما جآءفی المراہ علی زوجها، ح1162۔

6-ترمذی، اما م ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ(جامع ترمذی) (مولانا ناظم الدین، جلداول، حصہ سوم)ابواب البر و الصلہ، باب ما جآءفی النفقۃ علی البنات، ح 1978۔

7-ترمذی، اما م ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ(جامع ترمذی) (مولانا ناظم الدین، جلداول، حصہ سوم)ابواب البر و الصلہ، باب ما جآءفی النفقۃ علی البنات، ح1979۔

8-شاہ، سید عبداللہ، (زجاجہ المصابیح)، 1997(علامہ محمد منیرالدین، جلد اول)لاہور، فرید بک اسٹال، کتاب العلم، ح206

9-محمود، سید احسن،(آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم)، لاہور، پاک کمپنی،جلد اول

10-محمود، سید احسن،(آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم)، لاہور، پاک کمپنی،جلد سوم

11-مسلم،ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری(صحیح مسلم)،2015(یحیٰ سلطان محمود، جلدسوم)،ممبئ ، بھاوے پرائیویٹ لمیٹڈ، کتاب الرضاع، باب خير متاع الدنيا المراۃالصالحہ، ح 3649

12-Bhat, S. A. (June 2023). STATUS AND RIGHTS OF WOMEN IN ISLAM. *International Journal of Multidiciplinary Educational Research, 12*(5(4)).

13-Cho Cho Zaw, M. M. (2017). The Status and Rights of Women Mentioned in Islam. *International Journal for Studies on Children, Women, Elderly And Disabled, 1*(January)

14-El-gousi, H. S. E.-d. A. (2010). *Women's Rights in Islam and Contemporary Ulama:Limitations and Constraints.* . The University of Leeds West Yorkshire.

15-Faruqi, L. L. A. Islami Tradition and The Feminst Movement: Confrontation or Cooperation, 2019, from https://www.salaam.co.uk/wp-content/uploads/2019/09/islamic-traditions-feminist-movement.pdf

16-Ghanea, N. (2017). WOMEN AND RELIGIOUS FREEDOM SYNERGIES AND OPPORTUNITIES. US: US. COMMISSION ON INTERNATIONAL RELIGIOUS FREEDOM

17-Rueda, D. (Ed.). (2023). *Contemporary Transnational Islamic Feminist Movements: Seeking Equality Through Islam*: Vernon Press.

18-Rushwan, H. (2013). Female genital mutilation: A tragedy for women's reproductive health.African Journal of Urology,19(3), 130-133

19-Ved Thakur, I. P. (2019). Women and Religious Rights. *IJLMH, 2*(2).

20-WHO/UNICEF/UNFPA. (1997). Female Genital Mutilation. Geneva: World Health Organization..

IEER
Institute for Excellence in Education & Research